یا اللہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ماہنامہ فیضِ عالم

بہاولپور۔ پاکستان

بافیضانِ نظر: مفسرِ اعظم پاکستان، فیضِ ملت، حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی

محمد فیض احمد اُویسی نور اللہ مرقدہ

مدیر اعلیٰ:

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اُویسی رضوی مد ظلہ العالی

مدیر:

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مد ظلہ العالی

مقام اشاعت: دار العلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ
(سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﷺ

ماھنامہ فیضِ عالم

اکتوبر ۲۰۱۵ء / محرم الحرام ۱۴۳۷ھ

مدیرِ اعلیٰ

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اُویسی رضوی مدظلہ العالی

مدیر

صاحبزادہ حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

نـــــــوٹ: اگر اس رسالہ میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

﴿سر فہرست﴾

﴾بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں استغاثہ﴿

تنم فرسودہ جاں پارہ زے ھجراں یارسول اللہ ﷺ

دلم پژمردہ، آوارہ ز عصیاں، یا رسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ، آپ سے دوری کی وجہ سے میرا تن فرسودہ اور جان پارہ پارہ ہوچکی ہے اور میرا دل گناہوں کی وجہ سے مرجھایا ہوا اور آوارہ ہے (بھٹک رہا ہے)۔

چوں سوئے من گذر آری، منِ مسکیں ز ناداری

فدائے نقشِ نعلینت کنم جاں، یا رسول اللہ ﷺ

(اگر آپ) کبھی میری طرف تشریف لائیں تو میں مسکین ناداری اور عاجزی سے آپ کے نعلینِ مبارک کے نقش پر اپنی جان قربان کردوں۔

زجامِ حب تو مستم، با زنجیر تو دل بستم

نمی گویم کہ من ھستم سخنداں، یا رسول اللہ ﷺ

آپ کی محبت کے جام سے میں مست ہوں اور میرا دل آپ کی زنجیر سے بندھا ہوا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ میں کوئی سخن دان ہوں (یہ سب تو فقط آپ کی محبت سے ہے)۔

ز کردہ خویش حیرانم، سیاہ شد روز عصیانم

پشیمانم، پشیمانم، پشیماں، یا رسول اللہ ﷺ

اپنے کیے پر میں حیران و پریشان ہوں، میرے نصیب میرے گناہوں سے سیاہ ہو چکے ہیں اور اس پر یا رسول اللہ ﷺ میں پریشان ہوں، پشیمان ہوں، پشیمان ہوں۔

چوں بازوئے شفاعت را کشائی بر گناھگاراں

مکن محروم جامیؔ را در آں جا یا رسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ جیسے کہ آپ کے شفاعت کے بازو گناہگاروں کے لیے کھلے ہوئے ہیں تو جامی کیوں محروم رہے یارسول اللہ

کلام: حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ   پیشکش: مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی

﴾محرم الحرام میں وفات پانے والے بزرگان دین﴿

یہ معلومات مختلف ذرائع سے جمع کی گئی ہیں اس میں غلطی کا امکان ہے قارئین کرام اگر کوئی غلطی دیکھیں تو آگاہ فرمائیں تاکہ درستگی ہوجائے۔(ادارہ)۔

یکم محرم الحرام: ☆امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ،☆حضرت ابوبکر محمد بن ابراہیم سوسی ۳۸۶ھ ☆حضرت شیخ الشیوخ ابو حفص شہاب الدین عمر سہروردی ۶۳۲ھ ☆حضرت شاہزادہ محمد داراشکوہ قادری ۱۰۷۰ھ☆حضرت جیو مجددی پشاوری۔

۲محرم الحرام: ☆حضرت شیخ اسد الدین معروف کرخی محکم الافلاک ۲۰۰ھ☆حضرت ابو عبدالرحمٰن حاتم اصم ۲۳۷ھ ☆حضرت احمد بن عبدالواسع ۶۰۹ھ☆حضرت سید عقیق اسواد ابدال ۱۰۰۰ھ ☆حضرت خواجہ معین الدین نقشبندی کشمیری ۱۰۸۵ھ۔

۳محرم الحرام: ☆حضرت شیخ سعید قیروانی ۲۱۱ھ☆حضرت شیخ تقی الدین احمر صوفی ۵۹۵ھ☆حضرت مخدوم سالار نوشہ صفات فیض آبادی ۹۸۹ھ☆حضرت شاہ محی الدین دہلوی ۱۲۸۹ھ☆حضرت حافظ عبدالستار خالصپوری ۱۲۹۸ھ☆حضرت ابوالحسن تہکاری۔

٤محرم الحرام: ☆حضرت سیدنا خواجہ حسن بصری ☆حضرت سید حمید لاہوری ۱۰۹۰ھ☆حضرت اخون درویزد نگرہاری ۸۹۷ھ☆حضرت میر محمد بن احمد کشمیری ۱۱۰۱ھ☆حضرت میر فضل علی لاہوری ۱۱۶۰ھ۔

۵محرم الحرام: ☆حضرت رفیع الدین مجذوب قلندری ☆حضرت شیخ حجاج سرقندی ۳۴۲ھ☆حضرت ابو الفرح یوسف طرطوسی ۴۶۱ھ ☆حضرت عوض علی شاہ☆حضرت فرد الاولیا شیخ الاسلام بابا فرید الدین مسعود گنج شکر ۶۶۴ھ(پاک پتن شریف) ☆حضرت ابواسحٰق لاہوری ۹۸۵ھ☆حضرت خواجہ احمد مہروی چشتی ۱۳۳۰ھ۔

۶محرم الحرام: ☆حضرت سیدی عبداللہ بن مسلمہ قعنبی ۲۲۱ھ☆حضرت ابوالقاسم ابراہیم نصر آبادی ۳۶۷ھ

۷ محرم الحرام: ☆حضرت سید امام مہدی بن امام حسین رضی اللہ عنہ،☆حضرت امام احمد غزالی ۵۱۷ھ ☆حضرت سید شہاب الدین احمد قسطلانی ۹۲۳ھ☆حضرت حاجی محمد ہاشم گیلانی لاہوری ۱۰۸۷ھ☆حضرت شیخ محمد عاشق معشوف صفات ۱۱۹۹ھ☆حضرت شاہ محمد آفاق ۱۲۵۱ھ☆حضرت فضیل بن عیاض۔

۸ محرم الحرام: ☆حضرت سیدی ابی نعیم احمد اصفہانی (صاحب مستخرج صحیح مسلم) ۴۰۳ھ ☆حضرت شیخ ابوالفتح بغدادی ۹۵۹ھ ☆حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری ۱۰۴۰ھ ☆حضرت شاہ محمد آفاق نقشبندی مجددی ۱۲۵۱ھ ☆مناظر اہلسنّت مولانا حشمت علی خاں ۱۳۸۰ھ (انڈیا) ☆ شیخ عبدالغفور اخوند۔

۹ محرم الحرام: ☆حضرت شیخ جعفر کوفی ۲۲۲ھ ☆حضرت شیخ ابوالقاسم میردانی ۲۷۸ھ ☆حضرت شمس الدین مرزا مظہر جان جاناں الملقب بہ حبیب اللہ ۵۹۰ھ ☆حضرت سید بہاؤالدین عرف محمود کرخی ۶۰۲ھ ☆حضرت ابوالفتح حفظی کنتوری لکھنوی ۱۲۰۴ھ ☆حضرت خواجہ گل محمد احمد پور شرقیہ بہاولپور ۱۲۴۳ھ ☆حضرت سیدنا علی ہجویری داتا گنج بخش لاہور۔

۱۰ محرم الحرام: ☆امام عالی مقام حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۶۰ھ ☆حضرت خواجہ ابوالفر بُش حافی بغدادی ۲۲۷ھ ☆حضرت شیخ فارس ۳۴۲ھ ☆حضرت ابوالحسن علی فرقانی ۴۴۵ھ ☆حضرت شیخ شہاب الدین یحیٰ مقبول سہروردی ۵۷۷ھ ☆حضرت اوحد الدین عبداللہ بلیانی ۶۸۶ھ ☆حضرت شاہ لطف اللہ ۱۰۸۷ھ ☆مولوی برکت اللہ مارہروی ۱۱۴۲ھ ☆حضرت اخوند حافظ عبدالعزیز دہلوی ۱۲۹۶ھ ☆حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی ۱۱۴۳ھ۔

۱۱ محرم الحرام: ☆حضرت ابوبکر محمد رازی ۳۱۰ھ ☆حضرت شیخ بنان جمال مصری ۳۱۶ھ ☆حضرت احمد بن محمد معروف بہ شیخ جعفر الخذاد بصری ۳۴۱ھ ☆حضرت عبداللہ شامی ۳۵۷ھ ☆حضرت ابوالفضائل عین القضاۃ عبداللہ ہمدانی ۵۳۳ھ ☆حضرت ابوعمرو عثمان قرشی ۵۶۴ھ ☆حضرت سلمان ملتانی ۷۳۰ھ ☆حضرت خواجہ محمد یحیٰ بن خواجہ احرار ۹۰۶ھ ☆حضرت شیخ حسین خوارزمی ۹۵۶ھ ☆حضرت سید نورالدین بغدادی ۹۹۹ھ ☆حضرت حافظ برخوردار گنگوہی ۱۱۶۲ھ ☆حضرت خواجہ عبدالباقی حیات الجسد ۱۲۰۱ھ ☆حضرت مولانا غریب شاکر آزاد ۱۲۶۷ھ۔

۱۲ محرم الحرام: ☆حضرت ابومحمد سہیل بن عبداللہ تستری ۲۸۳ھ ☆حضرت ابوبکر علی طرطوسی ۳۷۴ھ ☆حضرت شیخ محمد قادری بغدادی ۶۲۷ھ ☆حضرت محی الدین عربی مکی ۶۱۳ھ ☆حضرت شیخ فخر الدین محبوبی ۷۲۷ھ ☆حضرت شیخ محمد سعدی وجوب حیرت ۸۱۹ھ ☆حضرت ابوالفضل محمد بغدادی ۸۴۶ھ ☆حضرت سید غیاث اللہ کانپوری ۱۱۳۷ھ ☆حضرت حاجی عبداللہ آبریز مکی ۱۲۰۰ھ ☆ شیخ صفی الموسوی ☆حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی (سیال شریف)۔

۱۳ محرم الحرام: ☆حضرت شیخ غلان واسطی ۲۸۶ھ☆حضرت ابوبکر محمد واسطی مروزی ۳۰۸ھ☆حضرت سید کریم مشغول سمنانی ۵۷۴ھ☆حضرت عماد الدین عمار یاسر سہروردی ۵۹۹ھ☆حضرت شیخ نجیب الدین فردوسی دہلوی ۷۳۳ھ☆حضرت محمد معزالدین اجودھنی ۷۴۹ھ☆حضرت شیخ محمد قادری بغدادی ۸۲۷ھ☆حضرت شاہ محمد بلخی ۸۹۹ھ☆حضرت عبدالرحمٰن یمنی ۹۰۸ھ☆حضرت عبدالقادر قدرت حق بغدادی ۹۶۹ھ۔

۱۴ محرم الحرام: ☆حضرت ابوالحسن مالکی ۷۷۲ھ☆حضرت خواجہ کریم الدین علوممشا ددینوی ۲۹۹ھ ☆حضرت خواجہ ابومحمد ۳۲۱ھ☆حضرت ابوبکر محمد مصری ۳۴۵ھ☆حضرت خواجہ اختیارالدین عمر ۸۹۰ھ☆حضرت شیخ سلیمان مندوی ۹۴۴ھ☆حضرت شیخ محمد حیات ۹۹۴ھ☆حضرت شیخ عبدالکریم انصاری ۱۰۲۴ھ☆حضرت اخون الہ دل ۱۱۵۷ھ☆حضرت سید شاہ حمزہ مارہروی ۱۱۹۸ھ☆حضرت سید محمد عبداللہ بغدادی ۱۲۰۷ھ☆شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدی مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا نوری بریلی شریف☆حضرت سید عبدالقدیر میاں☆حضرت شاہ عبداللہ بغدادی۔

۱۵ محرم الحرام: ☆حضرت شیخ ابومحمد بن ابی نصر ۶۰۶ھ☆حضرت شیخ عیسیٰ مغربی ۱۰۹۷ھ☆حضرت میاں علی محمد چشتی (پاک پتن شریف)۔

۱۶ محرم الحرام: ☆حضرت سیدی عبداللہ صاحب مسند داری سمرقندی ۲۵۵ھ☆حضرت ابوالفرح فراغی بصری ۴۹۷ھ☆حضرت درویش محمد بن قاسم اودھے ۸۹۹ھ☆حضرت شاہ قطب الدین ۱۰۲۱ھ☆حضرت بابا نصیب الدین غازی کشمیری ۱۰۴۷ھ☆حضرت سید تھے خان جی مفادالاکرام ۱۱۹۵ھ☆پیر چراغ علی شاہ ۱۳۸۹ھ۔

۱۷ محرم الحرام: ☆حضرت ابومحمد کشادن روح ۷۹۳ھ☆حضرت شاہ فضیل مرتبہ الوہیت ۹۹۹ھ☆حضرت گلزار شاہ کشوی ۱۲۶۸ھ☆مولوی غلام محمد ترنم امرتسری ۱۳۷۹ھ☆حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب (علی پورسیداں)☆حضرت شاہ ابوالرضا محمد۔

۱۸ محرم الحرام: ☆حضرت سیدنا امام علی زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۹۴ھ☆حضرت شیخ شہاب الدین احمد الزاہد ۲۲۹ھ☆حضرت شیخ ابوالقاسم بن غیاث الدین ۵۱۱ھ☆حضرت نور الدین عبدالرحمٰن جامی ۸۹۸ھ ☆حضرت مخدوم شاہ صفی عرف عبدالصمد ۹۴۵ھ☆حضرت دیوان محمد ابراہیم اجودھنی ۱۰۳۱ھ☆حضرت قطب الدین بن مولانا فخر ۱۲۳۳ھ۔

۱۹ محرم الحرام: ☆حضرت سیدنا احمد جیلانی☆حضرت احمد قدیر ۵۳۷ھ☆حضرت میر سید احمد جیلانی

۸۵۳ھ ☆حضرت مولانا درویش محمد اسفراری ۹۷۰ھ ☆حضرت مولانا محمد درویش ہراتی ۹۸۵ھ ☆حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی ۱۰۵۳ھ ☆حضرت محی الدین بن یوسف یحیٰ چشتی مدنی ۱۱۱۳ھ ☆حضرت شاہ غلام نبی لاہوری ۱۲۴۷ھ

۲۰محرم الحرام: ☆حضرت کرکم ضحاک بصری ۲۰۶ھ۔

۲۱محرم الحرام: ☆حضرت ابوالعباس عبداللہ بُستی ۳۰۴ھ ☆حضرت ابوالعباس احمد حریشی ۳۱۱ھ ☆حضرت ابو بکر قطبی ۳۶۸ھ ☆حضرت شیخ عبدالجلیل تلمسانی ۳۹۷ھ ☆حضرت شیخ الحرمین ابوالمعالی عبدالملک مکی ۵۴۶ھ ☆حضرت شیخ عدی بن مسافر شامی ہنکاری ۵۵۷ھ ☆حضرت شیخ یونس سیستانی ۶۱۹ھ ☆حضرت ظہیر الدین عبدالرحمٰن بن علی برغش ۷۱۶ھ ☆حضرت شاہ سید احمد بخاری ۷۹۹ھ ☆حضرت کرم عدیم بن قاسم انوار ۸۲۳ھ ☆حضرت عبدالنعیم سالک نیشاپوری ۸۴۲ھ ☆حضرت شیخ محمد شریف شوک بابا کشمیری ۱۰۲۷ھ ☆حضرت اکسیر عشق ابوالمجد پیر محمد سلونی ۱۰۹۹ھ ☆خواجہ عبدالرسول قصوری ۱۲۹۴ھ ☆حضرت شاہ ابوالفیاض (پٹنہ)۔

۲۲محرم الحرام: ☆حضرت شیخ ابوالفتح حمصی ۳۰۷ھ ☆حضرت شیخ عبدالجلیل نیشاپوری ۵۱۳ھ ☆حضرت محمد شاہ نیک اختر نوشاہی ۱۳۴۷ھ ☆حضرت سید اصغر حسین ۱۳۶۴ھ ☆حضرت سیدنا امام حسن عسکری رضی اللہ عنہٗ۔

۲۳محرم الحرام: ☆حضرت مجدالدین بغدادی ۶۱۹ھ ☆حضرت شیخ امام الدین قادری پلوسی۔

۲۴محرم الحرام: ☆حضرت سید حمزہ اصغر بغدادی ☆ شاہ ابوالحسن پھلواری ۱۳۶۵ھ۔

۲۵محرم الحرام: ☆حضرت ابوالحسن علی ہنکاری ۴۸۲ھ ☆حضرت ابوالحسن علی بن محمد ۴۸۶ھ ☆حضرت حافظ عبدالوہاب خالصپوری ۱۳۱۲ھ ☆ حافظ محمد خلیل الرحمٰن قادری نقشبندی ۱۳۱۹ھ ☆مولوی مفتی غلام جان ہزاروی ۱۳۷۹ھ ☆حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (انڈیا)۔

۲۶محرم الحرام: ☆حضرت قاضی عبدالمقتدر دہلوی ۷۹۱ھ ☆حضرت بابا تاج الدین ناگ پوری (انڈیا)۔

۲۷محرم الحرام: ☆حضرت ابوبکر محمد ابن داؤد ۳۵۴ھ ☆حضرت ابوالعباس احمد اسود دینوری ۳۶۷ھ ☆حضرت شیخ ابوداؤد سنجانی طوسی ۴۶۷ھ ☆حضرت ابوسعید شیخ بخاری ۵۰۱ھ ☆حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی ۸۰۸ھ ☆حضرت شیخ اسلم کشمیری ۱۲۱۲ھ۔

۲۸محرم الحرام: ☆حضرت ابی الحسن علی دمشقی ۲۸۶ھ ☆حضرت انس بن مالک خادم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۵۴ھ ☆حضرت شیخ ابو حدین شعیب مغربی ۵۹۰ھ ☆مولوی چراغ علی شاہ قادری محبت پوری ۱۳۶۲ھ ☆حضرت شاہ

مظفر حسین (پٹنہ انڈیا)۔

۲۹محرم الحرام: ☆حضرت خواجہ محمد صالح بلخی ۱۰۴۸ھ☆حضرت حجۃ اللہ شرف الدین محمد نقشبندی ثانی ۱۱۱۴ھ ☆حضرت حجۃ اللہ شرف الدین محمد نقشبندی ثانی ۱۱۱۴ھ☆حضرت مولوی شاہ عبدالغنی دہلوی ۱۲۹۶ھ☆حضرت خواجہ فقیر محمد چورہ شریف ۱۳۱۵ھ☆حضرت سید علی میراں داتا☆حضرت محمد نقشبند☆حضرت عبیداللہ احرار۔

۳۰محرم الحرام: ☆حضرت روزبہان بقلی شیرازی ۶۰۶ھ☆حضرت شیخ زاہد بن علی مرغابی ۷۹۱ھ ☆حضرت سید زین الدین رکنا بادی ۷۹۳ھ☆(رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ورحمہم اللہ)۔

﴿حجاج کرام کو مبارک باد﴾

ہمارے قارئین کرام میں جو خوش نصیب حج شریف کی سعادت کے لیے حاضر ہوئے انہیں مکہ مکرمہ مدینہ منورہ کی زیارات کی ڈھیروں مبارک ہو اللہ تعالیٰ جملہ اہلِ اسلام کو اس سعادت سے بہرہ مند فرمائے۔(ادارہ)۔

﴿اصل فاتح اعظم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا فاروق اعظم و سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے جو مضامین قارئین کرام کے زیر مطالعہ ہیں یہ دونوں حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کی ضخیم کتاب ''ذکر صحابہ کرام'' میں شامل ہیں اس میں کم و بیش ایک ہزار صحابہ کرام کے حالات زندگی لکھے گئے ہیں یہ کتاب کمپوزنگ کے آخری مراحل میں ہے۔(دارہ)۔

ان کی حیات پر ایک نظر: مکمل نام: عمر بن خطاب۔ والد: خطاب بن نفیل۔

والدہ: حنتمہ بنت ھشام بن المغیرہ۔ بھائی: زید بن خطاب۔ بہن: فاطمہ بنت خطاب۔

پیدائش: 586ء 37ق ھ 590ء 33ق ھ۔

مقام پیدائش: مکہ معظمہ، عرب۔ عہد: ۲۳ اگست ۶۳۴ء، ۱۲ھ/ ۷نومبر ۶۴۴ء، ۲۳ھ۔

شہادت: ۷نومبر ۶۴۴ء، ۲۳ھ۔ مقام وفات: مدینہ منورہ، عرب۔

مقام تدفین: مسجد نبوی، مدینہ منورہ۔ پیشرو: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ جانشین: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ۔

بیویاں: زینب بنت مظعون۔ام کلثوم بنت علی۔قریبہ بنت ابی امیہ۔ام حکیم بنت حارث۔ام کلثوم۔عاتکہ بنت زید بن عمر بن نفیل۔لہیا۔فقیہا۔

بیٹے: عبداللہ۔عبدالرحمٰن۔عبیداللہ بن عمر۔زید بن عمر۔عاصم۔عیاض بن عمر۔الزبیر بن بکر (ابوشہاما)۔

بیٹیاں: حفصہ۔فاطمہ۔زینب۔

القاب: فاروق اعظم (حق و باطل میں فرق کرنے والا)۔ امیر المؤمنین (مومنوں کے امیر) مرادِ رسول ﷺ۔

فقیر نے تاریخ کے مطالعہ میں پڑھا تھا کہ مقدونیہ کا الکزنڈر ۲۰ سال کی عمر میں بادشاہ بنا، ۲۳ سال کی عمر میں مقدونیہ سے نکلا، سب سے پہلے یونان فتح کیا پھر ترکی میں داخل ہوا، پھر ایران کے دارالحکومت کو شکست دی، پھر شام میں داخل ہوا اور وہاں سے یروشلم اور بابل کا رخ کیا اور پھر مصر پہنچا۔وہاں سے ہندوستان آیا اور راجہ پورس کو شکست دی، اپنے عزیز از جان گھوڑے کی یاد میں پھالیہ شہر آباد کیا اور پھر مکران کے راستے واپسی کے سفر میں ٹائیفوائیڈ میں مبتلا ہو کر بخت نصر کے محل میں ۳۳ سال کی عمر میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا - دنیا کو بتایا گیا کہ وہ اپنے وقت کا عظیم فاتح جنرل اور بادشاہ تھا اور اسی وجہ سے دنیا اس کو الکزنڈر دی گریٹ یعنی سکندر اعظم یعنی فاتح اعظم کے لقب سے یاد کرتی ہے۔آج اکیسویں صدی میں دنیا کے مورخین کے سامنے یہ سوال رکھا جا سکتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے کیا واقعی الکزنڈر فاتح اعظم کے لقب کا حقدار ہے؟ سوچیے، الکزنڈر جب بادشاہ بنا تو اسے بہترین ماہروں نے گھڑسواری اور تیراندازی سکھائی، اسے ارسطو جیسے استادوں کی صحبت ملی اور جب ۲۰ سال کا ہوا تو تخت و تاج پیش کر دیا گیا۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سات پشتوں میں کوئی بادشاہ نہیں گزرا تھا اور وہ اونٹ چراتے چراتے جوان ہوئے تھے۔آپ نے نیزہ بازی اور تلوار چلانے کا ہنر بھی کسی استاد سے نہیں سیکھا تھا -الکزنڈر نے ایک منظم فوج کے ساتھ دس برسوں میں ۱۷ لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح کیا، جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی بڑی منظم فوج کے دس برسوں میں ۲۲ لاکھ مربع میل کا علاقہ زیرنگوں کیا جس میں روم اور ایران کی دو عظیم مملکت بھی شامل ہیں۔

یہ تمام علاقہ جو گھوڑوں کی پیٹھ پر سوار ہو کر فتح ہوا اس کا انتظام و انصرام بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بہترین انداز میں چلایا -الکزنڈر نے جنگوں کے دوران بے شمار جرنیلوں کا قتل بھی کرایا اور اس کے خلاف بغاوتیں بھی ہوئیں- ہندوستان میں اسکی فوج نے آگے بڑھنے سے انکار بھی کیا لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کسی ساتھی کو انکے کسی حکم کی سرتابی کی جرات نہ تھی وہ ایسے جرنیل تھے کہ عین میدان جنگ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جیسے سپہ سالار کو معزول کیا، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کوفے کی گورنری سے ہٹایا، حضرت حارث بن کعب رضی اللہ عنہ سے گورنری واپس لی، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا مال ضبط کرنے کا حکم دیا اور حرص کے علاقے کے ایک اور گورنر کو

واپس بلا کر سزا کے طور اونٹ چرانے پر لگا دیا - آپ کے ان تمام سخت فیصلوں کے خلاف کسی کو حکم عدولی کی جرات نہ ہوئی سب کو معلوم تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فیصلہ صرف عدل کی بنیاد پر کرتے ہیں اور عدل کے خلاف وہ کچھ برداشت نہیں فرماتے۔ الکزنڈر نے ۱۷ لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح کیا لیکن دنیا کو کوئی نظام نہ دے سکا - حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دنیا کو ایسے ایسے نظام دیے جو آج تک کسی نہ کسی شکل میں پوری دنیا میں رائج ہیں - دینی فیصلوں میں آپ نے فجر کی اذان میں "الصلوۃ خیر من النوم" کا اضافہ فرمایا، آپ کے عہد میں باقاعدہ تراویح کا سلسلہ شروع ہوا، شراب نوشی کی سزا مقرر ہوئی اور آپ نے سنہ ہجری کا آغاز کروایا، موذنوں کی تنخواہ مقرر کی اور تمام مسجدوں میں روشنی کا بندوبست فرمایا - دنیاوی فیصلوں میں آپ نے ایک مکمل عدالتی نظام تشکیل دیا اور جیل کا تصّور دیا، آبپاشی کا نظام بنایا، فوجی چھاؤنیاں بنوائیں اور فوج کا باقاعدہ محکمہ قائم کیا - آپ نے دنیا بھر میں پہلی مرتبہ دودھ پیتے بچوں، بیواؤں اور معذوروں کے لئے وظایف مقرر کئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دسترخوان پر کبھی دو سالن نہیں ہوتے تھے، سفر کے دوران نیند کے وقت زمین پر اینٹ کا تکیہ بنا کر سو جایا کرتے تھے، آپ کے کرتے پر کئی پیوند رہا کرتے تھے، آپ موٹا کھردرا کپڑا پہنا کرتے تھے اور آپ کو باریک ملایم کپڑے سے نفرت تھی - آپ جب بھی کسی کو گورنر مقرر فرماتے تو تاکید کرتے تھے کہ کبھی ترکی گھوڑے پر نہ بیٹھنا، باریک کپڑا نہ پہننا، چھنا ہوا آٹا نہ کھانا، دربان نہ رکھنا اور کسی فریادی پر دروازہ بند نہ کرنا - آپ فرماتے تھے کہ عادل حکمران بے خوف ہو کر سوتا ہے۔ آپ کی سرکاری مہر پر لکھا تھا "عمر۔ نصیحت کے لئے موت ہی کافی ہے"۔

آپ فرماتے، ظالم کو معاف کرنا مظلوم پر ظلم کرنے کے برابر ہے، اور آپ کا یہ فقرہ آج دنیا بھر کی انسانی حقوق کی تنظیموں کے لئے چارٹر کا درجہ رکھتا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو آزاد پیدا کرتی ہیں، تم نے کب سے انھیں غلام بنالیا؟ آپ کے عدل کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کو "فاروق" کا لقب دیا اور آج دنیا میں عدل فاروقی ایک مثال بن گیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہادت کے وقت مقروض تھے چنانچہ وصیّت کے مطابق آپ کا مکان بیچ کر آپ کا قرض ادا کیا گیا۔ اگر آج دنیا بھر کے مورخین الکزنڈر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا موازنہ کرتے ہیں تو انھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پہاڑ جیسی شخصیت کے سامنے الکزنڈر ایک کنکر سے زیادہ نہیں معلوم ہوتا کیونکہ الکزنڈر کی بنائی سلطنت اسکے مرنے کے پانچ سال بعد ہی ختم ہوگئی تھی جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جس جس خطّے میں اسلام کا جھنڈا لگایا وہاں آج بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا سنائی دیتی ہے۔ الکزنڈر کا نام آج صرف کتابوں میں

ملتا ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دیئے ہوئے نظام آج بھی کسی نہ کسی شکل میں دنیا کے ۲۴۵ ملکوں میں رائج ہیں۔ آج بھی جب کبھی کوئی خط کسی ڈاک خانے سے نکلتا ہے، یا کوئی سپاہی وردی پہنتا ہے، یا وہ چھٹی پر جاتا ہے، یا پھر کوئی معذور یا بیوہ حکومت سے وظیفہ پاتے ہیں تو بلاشبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عظمت تسلیم کرنی پڑتی ہے۔

کئی قرآنی وعدے اور نبوی خوش خبریاں آپ ہی کے دورِ خلافت میں پوری ہوئیں۔ فاروقی دورِ خلافت میں اسلامی سلطنت ۲۲ لاکھ مربع میل کے وسیع رقبہ پر محیط تھی۔ پولیس کا محکمہ بھی آپ رضی اللہ عنہ ہی نے قائم فرمایا تھا۔ کئی علاقوں میں قرآن اور دینی مسائل کی تعلیمات کے لیے حضرت معاذ بن جبل، حضرت عبادہ بن صامت، حضرت ابی ابن کعب، حضرت ابوالدردا، حضرت سعد اور حضرت ابوموسی اشعری وغیرہ جیسے اجلہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مقرر فرمایا۔ آپ کا دورِ خلافت بہت مبارک اور اشاعت و اظہارِ اسلام کا باعث تھا۔ تقسیم ہند کے دوران لاہور کے مسلمانوں نے ایک مرتبہ انگریزوں کو دھمکی دی کہ ''اگر ہم گھروں سے نکل پڑے تو تمہیں چنگیز خان یاد آ جائے گا''۔ اس پر جواہر لال نہرو نے کہا کہ ''افسوس یہ مسلمان بھول گئے کہ ان کی تاریخ میں کوئی عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) بھی تھا۔ اور واقعی آج ہم یہ بھولے ہوئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا تھا کہ ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہی ہوتا''۔

شہادت و مدفن: ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ھ بروز بدھ ایرانی مجوسی ابولل فیروز نے نماز فجر کی ادائیگی کے دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خنجر مار کر شدید زخمی کر دیا۔ اور یکم محرم الحرام ۲۴ھ بروز اتوار اسلام کا یہ بطلِ جلیل، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاوں کا ثمر، اسلامی خلافت کا تاج دار ۶۳ سال کی عمر میں اس دنیا سے رخصت ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ روضہ نبوی میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مزارات کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک بنایا گیا۔

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک چمکتا دمکتا ستارہ، ایک مہرِ منیر، ایک آفتابِ عالم تاب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مقدس ہستی بھی ہے۔ ۱۸ ذی الحجہ یوم شہادت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مناسبت سے آپ کے کچھ حالات نذر قارئین ہیں۔

ولادت و حسب و نسب: آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے چھ برس بعد ۵۷۶ء میں مکہ مکرمہ کے

مشہور تاجر عفان بن ابی العاص کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ونسب مندرجہ ذیل ہے:
ابوعبداللہ عثمان غنی ذوالنورین بن عفان بن ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس۔
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرح رشتے داری ہے، جس کی تفصیل یہ ہے۔
☆ آپ کے والد کا شجرہ پانچویں پشت میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔
☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نانی ام حکیم البیضا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی ہیں، یوں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھانجے ہوئے۔
☆ آپ کی والدہ اروی بنت کریز کا نسب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے، یوں آپ ماں کی دادھیال کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے ہوئے۔
☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئیں یوں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہوئے۔
☆ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ یوں آپ کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی دہری دامادی کا شرف حاصل ہوا، جو کسی اور کو نہیں ملا۔ اسی وجہ سے آپ کو ذوالنورین (دونوروں والا) کہا جاتا ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عرش والے بھی ذوالنورین کہتے ہیں۔(ابن عساکر)۔
سخاوت وفیاضی: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے والد ایک کامیاب تاجر تھے، ان کے انتقال کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی فراست سے تجارت کو مزید ترقی دی اور اس کا دائرہ کئی ممالک تک پھیلا دیا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوب مال دیا تھا اسی طرح اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگانے کا جذبہ بھی خوب عطا فرمایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو زبان نبوت سے ''غنی'' کا خطاب ملا۔
آپ کی فیاضی وسخاوت تاریخ اسلام کا درخشاں باب ہے، بطور نمونہ چند واقعات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:
☆ ہجرت کے بعد مسلمانوں کو پینے کے پانی کی بڑی تکلیف تھی، کیونکہ شہر کے باہر میٹھے پانی کا ایک ہی کنواں تھا، جو ایک یہودی کی ملکیت میں تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ۲۰ ہزار درہم میں یہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے آپ کو جنت کی عظیم خوشخبری عطا ہوئی۔

☆مسجد نبوی کی توسیع کے لئے ۲۵ ہزار درہم میں زمین خرید کر وقف کر دی۔

☆قحط کے دنوں میں غزوہ تبوک کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب پر ۳۰۰ اونٹ بمعہ سازوسامان (جو لشکر کا ایک تہائی تھا) مجاہدینِ اسلام کو فراہم کیے۔ اس موقعے پر زبانِ رسالت سے ارشاد ہوا! آج کے بعد عثمان کا کوئی عمل بھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

☆اسی غزوہ میں نقد ایک ہزار دینار بھی جہادی فنڈ میں جمع کرا دیے۔ اسی موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر تین بار یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں، اے اللہ! تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ پھر صحابہ سے بھی فرمایا تم سب بھی عثمان کے حق میں دعا کرو۔ (ازالة الخفاء عن خلافته الخلفاء)۔

☆آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی خدمت میں بھی وقتاً فوقتاً ہدایا بھیجتے تھے۔

☆دورِ صدیقی میں پڑنے والے قحط کے موقعہ پر ایک ہزار اونٹوں پر آنے والا پورا غلہ ضرورت مندوں میں صدقہ کر دیا، حالانکہ تاجران اسے کئی گنا زیادہ قیمت پر خریدنے کے لئے تیار تھے، مگر آپ نے سب غلہ راہِ الٰہی میں صدقہ کر دیا۔

☆عہدِ نبوی سے لے کر اپنے دورِ خلافت کے اختتام تک آپ کا یہ پسندیدہ مشغلہ رہا کہ قدیم مساجد کی تزئین و توسیع میں رقم لگاتے اور نئی عالی شان مساجد تعمیر فرماتے تھے۔

☆اُمہات المومنین کو علیحدہ علیحدہ مکانات تعمیر کرا کے دیئے۔

☆جس دن اسلام لائے، اس دن سے لے کر شہادت والے دن تک بلا ناغہ ہر جمعہ کو ایک غلام خرید کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آزاد کرنے کا معمول رہا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق آپ نے کل دو ہزار چار سو (۲۴۰۰) غلام آزاد فرمائے۔ اسی طرح ہر جمعہ کو ایک اونٹ ذبح کرا کر اس کا گوشت غریبوں میں تقسیم کرنے کا بھی معمول تھا۔

☆شہداء کے گھرانوں کی کفالت آپ اپنا فرضِ منصبی سمجھ کر اپنے مال سے کیا کرتے تھے۔

خصوصیات: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ راشد ہیں۔ اہلِ بدر میں سے ہیں۔ ان دس صحابہ میں سے ہیں جنہیں دنیا میں جنت کی بشارت ملی۔ اللہ کی راہ میں دو مرتبہ ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں۔ سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ۱۴۰۰ اصحابہ کرام سے اپنی رضا مندی کا اعلان فرمایا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ۶ ھ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے اپنے جانثار صحابہ کرام کے ساتھ عازمِ مکہ ہوئے، پھر حدیبیہ کے مقام پر کفارِ مکہ سے مذاکرات ہوئے، اس حوالے سے بطور قاصد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو روانہ

فرمایا۔ جن کے قتل کی جھوٹی افواہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کے نیچے تمام صحابہ کرام سے قصاصِ عثمان پر بیعت لی کہ جب تک ایک بھی زندہ ہے، حضرت عثمان کا بدلہ ضرور لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کو پسند فرمایا اور سورۃ الفتح نازل ہوئی، جس میں فرمایا کہ: "میں تمام بیعت کرنے والوں سے راضی ہوں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے"۔ (الفتح)۔

فضائل بزبان رسالت ﷺ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف وتوصیف فرمائی۔ ذخیرہ احادیث ایسی احادیث سے پر ہے ☆ ایک شخص کا جنازہ صرف اس بنیاد پر نہیں پڑھایا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے۔

☆ متعدد احادیث میں آپ کی حیا اور سخاوت کی تعریف فرمائی۔ ایک بار فرمایا کہ عثمان دنیا و آخرت میں میرے رفیق ہیں۔

☆ بارہا یہ فرمایا کہ اے اللہ! میں عثمان ے راضی ہوں، آپ بھی ان سے راضی ہو جائیں۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زوجیت میں موجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا بھی رحلت فرما گئیں تو فرمایا: اگر میری چالیس صاحبزادیاں بھی ہوتیں تو سب کو عثمان کے نکاح میں دے دیتا (بروایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہ الفاظ اس بات کی واضح دلیل تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی تھے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرات صحابہ کرام بھی بلاتفریق آپ کے مقام ومرتبے کے قائل تھے اور آپ کو حضرات صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے بعد سب سے افضل سمجھتے تھے۔

مسند خلافت پر: حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کمیٹی نے، جن میں سب عشرہ مبشرہ میں سے تھے، اتفاق رائے سے آپ کو خلیفہ ثالث منتخب کیا۔ سب سے پہلے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت خلافت کی، پھر مجمع عام میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، یوں یکم محرم ۲۴ھ کو آپ اتفاق رائے سے خلیفۃ المسلمین منتخب ہوئے۔

کارہائے نمایاں: آپ کا سب سے بڑا کارنامہ، جو بعد میں آپ کی شہادت کا بنیادی محرک بھی ثابت ہوا، تمام مسلمانوں کو قرآن مجید کی ایک قرات پر جمع کرنا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت عمر کے دور میں شروع ہونے والی فتوحات کی تکمیل کی اور ۲۴لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا۔ بیت المال کی تنظیم نو، حجاز میں نہروں کا جال بچھانا، مدینہ کو سیلاب

سے بچانے کے لئے ڈیم تعمیر کرنا، نئی سڑکیں اور پل تعمیر کرانا، کنویں کھدوانا، سرکاری عمارات و دفاتر تعمیر کرنا، نئے سکے جاری کرنا اور وقف عام کا قیام آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے نمایاں کارنامے ہیں۔آپ کا ایک بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے دستورِ اسلامی کی حفاظت آخر دم تک کر کے مفسدوں کے ارادوں کو ناکام بنایا۔ یہودی النسل عبداللہ بن سبا نے کوفہ، بصرہ اور مصر کے مفسدین کو مجتمع کیا۔انہوں نے آپ پر بے سروپا الزامات عائد کیے۔جن کا آپ نے ہر سطح پر جواب دیا۔ ایام حج میں، جبکہ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے گئے ہوئے تھے، ان سازشیوں نے موقع غنیمت جانا اور آپ کے گھر کا محاصرہ کرلیا، اس ۴۰ روزہ محاصرے میں آپ کے اہلِ خانہ تک کھانے پینے کی کوئی چیز بھی نہ پہنچنے دی۔ ساتھیوں نے مقابلہ کرنے کی اجازت چاہی تو فرمایا کہ میں نبی مکرم ﷺ کے شہر میں خون نہیں بہانا چاہتا۔آپ نے تمام مظالم برداشت کیے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب خلعتِ خلافت کو اتارنے سے انکار کردیا۔

شہادت: آپ جمعہ کے دن بحالتِ روزہ تلاوت قرآن پاک کرتے ہوئے ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو مدینہ منورہ میں انتہائی بے دردی سے ۸۲ سال کی عمر میں شہید کر دیے گئے۔آپ کا مزار مبارک مدینہ منورہ کے مشہور قبرستان جنت البقیع شریف میں ہے۔

﴿حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ-ولادت سے شہادت تک﴾

نام: حسین۔ **لقب:** سید الشہداء۔

کنیت: ابوعبداللہ۔ **تاریخ ولادت:** ہفتہ ۳ شعبان، سن ۴ ہجری۔

والد محترم: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم۔ **والدہ معظمہ:** سیدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا۔

اولاد کی تعداد: ۴ بیٹے اور ۲ بیٹیاں۔ **مکان ولادت:** مدینہ طیبہ۔ **تاریخ شہادت:** ۱۰ محرم۔

مدت عمر: ۵۷ سال۔ **محل دفن:** کربلا، عراق۔

انسانی تاریخ میں ابتدا سے آج تک حق و باطل کے درمیان بہت سی جنگیں ہوئی ہیں لیکن ان تمام جنگوں میں وہ معرکہ اور واقعہ اپنی جگہ پر بے مثل ہے جو کربلا کے میدان میں رونما ہوا، یہ معرکہ اس اعتبار سے بھی بے مثال ہے کہ اس میں

تلواروں پر خون کی دھاروں نے، برچھیوں پر سینوں نے اور تیروں پر گلوں نے فتح و کامیابی حاصل کی، اس طرح اس جنگ کا مظلوم آج تک محترم فاتح اور ہر انصاف پسند انسان کی آنکھوں کا تارا ہے جبکہ ظالم یزید پلید ابد تک کے لئے شکست خوردہ اور انسانیت کی نگاہ میں قابل نفرت ہے ہمیشہ اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

آیئے اس عظیم شہید کی زندگی اور عظمت کے بارے میں فقیر کچھ عرض کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ۳/شعبان المعظم سن ۴ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور آپ کی پرورش سایہءِ نبوت، موضع رسالت، اور معدن علم میں ہوئی۔

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستان حرم

نہایت اس کی حسین ابتدا ہے اسماعیل

مختصر حالات زندگی: آپ کا مشہور و معروف لقب سید الشہداء اور امام عالی مقام ہے۔ آپ بھی اپنے بھائی امام حسن رضی اللہ عنہ کے تمام بنیادی فضائل میں شریک ہیں یعنی آپ بھی امام ہدیٰ، جنتی نوجوان کے سرداروں میں سے ایک ہیں، جن کے لیے نبوت کی زبان اطہر نے فرمایا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ آپ نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ چھ سال تک کی زندگی گذاری، اور آپ پر وہ تمام مصیبتیں پڑیں جو رسول کریم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد اہلِ بیت پر پڑیں یہاں تک کہ آپ کے بھائی امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر سے شہید کر دیا گیا اور آپ نے اپنی زندگی میں اپنی والدہ ماجدہ، والد گرامی اور اپنے بھائی کے غم کو برداشت کیا۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کی سرداری: اہلِ بیت نبوت کی سرداری مسلمات سے ہے علمائے کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ وابوھما خیر منھما" یعنی حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کے والد یعنی سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ان دونوں سے بہتر ہیں۔

حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک دن بہت زیادہ مسرور پا کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ آج افراط شادمانی کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ مجھے آج جبرئیل علیہ السلام نے یہ بشارت دی ہے کہ میرے دونوں فرزند حسن وحسین جوانان بہشت کے سردار ہیں اور ان کے والد علی ابن ابی طالب ان سے بھی بہتر ہیں۔ (کنز العمال، ج ۷)۔

حسنین کریمین کے فضائل بزبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم: نبی کریم

ﷺ نے فرمایا کہ میں حسنین کو دوست رکھتا ہوں اور جو انہیں دوست رکھے اسے بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ایک صحابی کا بیان ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ وہ ایک کندھے پر امام حسن کو اور ایک کندھے پر امام حسین کو بٹھائے ہوئے لیے جا رہے ہیں اور باری باری دونوں کا منہ چومتے جاتے ہیں ایک صحابی کا بیان ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور حسنین آپ کی پشت پر سوار ہو گئے کسی نے روکنا چاہا تو حضرت نے اشارہ سے منع کر دیا۔"جامع ترمذی، نسائی اور ابو داؤد" نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن محو خطبہ تھے کہ حسنین آ گئے اور حسن کے پاؤں دامن عبا میں اس طرح الجھے کہ زمین پر گر پڑے، یہ دیکھ کر آپ نے خطبہ ترک کر دیا اور منبر سے اتر کر انہیں آغوش میں اٹھالیا اور منبر پر تشریف لے جا کر خطبہ شروع فرمایا۔

شہادت: آپ کی شہادت ۱۰ محرم ۶۱ھ جمعۃ المبارک کو عصر کے وقت کربلا (عراق) میں ہوئی اور آپ کربلائے معلیٰ میں آرام فرما ہیں۔

﴿جادو کا اثر یقینا ختم ہوگا﴾

(تعویزات عملیات اویسیہ سے اکتساب)

اس وقت مسلمانوں میں جن برائیوں نے جنم لے رکھا ہے ان میں جادو عام ہے۔(یعنی جادو کے ذریعے کسی کا کاروبار بند کرانا گھریلو ناچاکی جانی نقصان وغیرہ) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جادو حق ہے کرنے والا کافر ہے کسی کو نقصان دینے کے لیے جو شخص جادو کرائے دنیا و آخرت میں اس کا انجام بد سے بدتر ہوتا ہے اولاً تو بہت سارے لوگ خصوصاً خواتین وہم کا شکار ہیں اگر جادو کا اثر ہو تو تیر بہدف وظیفہ لکھا جا رہا ہے پڑھیں یقیناً فائدہ ہوگا۔

حضرت کعب بن احبار آسمانی کتب کے عالم تھے یہودیوں میں اپنے علم و فضل کی وجہ سے ممتاز مانے جاتے تھے۔دولت ایمان سے مشرف ہوئے۔فرماتے ہیں جب میں غلامی رسول ﷺ کی دولت لازوال سے مالا مال ہوا تو یہودیوں کو میرے بارے شدید دکھ ہوا۔ان کو ایسے ایسے جادو آتے ہیں وہ چاہتے تو مجھے گدھا بنا دیتے لیکن مجھے اس وظیفہ نے یہودیوں کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھا۔حضرت کعب سے دریافت کیا گیا وہ کون سا وظیفہ ہے فرمایا یہ کلمات ہیں:

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَایُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَافَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی مَاعَلِمْتُ مِنْهَا مَالَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَذَرَاءَ وَبَرَاءَ

(مشکوٰۃ شریف، مؤطا امام مالک)

نوٹ: عربی عبارت کے اعراب کی تصحیح کے لیے اپنے علاقہ کے سنی حنفی عالم دین سے رابطہ کریں۔ احباب کو بھی بتائیں عام اجازت ہے۔

﴿کیا نبی کریم ﷺ کو امام حسین ؓ کی شہادت کا علم تھا؟﴾

(افاضات: حضور مفسرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ)

قارئین کرام: محرم الحرام کا چاند نظر آتے ہی جہاں سن ھجری کا نیا سال شروع ہوجاتا ہے وہاں سیدنا امام حسین ؓ کی شہادت اک نئے ولولے اور عقیدت بھرجذبے سے اہل ایمان کے قلوب میں موجزن ہوتی ہیں۔ صدیاں بیت جانے کے باوجود اہلِ اسلام کے دلوں سے غم امام عالی مقام ؓ مٹایا نہ جاسکا۔ ایک طرف تا ہنوز یزیدی ٹولہ انہیں باغی کہہ کر اپنی دنیا آخرت برباد کررہا ہے تو دوسرا گروہ کربلا کے واقعہ کو بناء بنا کر علم واختیار مصطفیٰ ﷺ پر طعن زنی کرکے اپنی قبر کالی کرتا ہے اور مسلمانوں کے ایمان پرڈاکہ ڈالتا ہے، زیرِ نظر مضمون کا آپ بغور مطالعہ کریں اور علم واختیار مصطفیٰ کریم ﷺ کی بہار دیکھیں۔ (ادارہ)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

نحمده ونصلى ونسلم على رسوله الكريم

۱۰ محرم الحرام ۶۱ ھ کو سید الشہداء سیدنا امام حسین ؓ کی شہادت ہوئی۔ اہلِ اسلام اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ معرکہ کربلا میں سیدنا امام حسین ؓ نہ مجبور محض تھے اور نہ ہی کرسی اقتدار کے خواہاں۔ بلکہ کشتی امت کو بھنور سے نکالنے اور رضائے حق کے سامنے سرتسلیم خم کرنے کو عملی جامہ پہنانے والے تھے جس کے متعلق شہ کونین ﷺ نے وقت سے پہلے آگاہ فرمادیا تھا احادیث صحیحہ میں سے چند روایات ملاحظہ کریں انصاف کریں کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے پیارے نواسے کی شہادت کا علم تھا۔

شہادت امام عالی مقام ؓ اور علم سید الانام ﷺ: ☆ سید الشہداء حضرت امام عالی مقام امام حسین ؓ کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ کی شہادت کی بھی شہرت عام ہوگئی مولا علی سیدہ فاطمہ زہراء و دیگر صحابہ کرام اہلبیتِ کرام ؓ آپ کی زمانہ شیرخوارگی ہی میں جان چکے تھے کہ حضور پرنور کے لخت جگر، نورِ نظر شہزادہ سیدنا امام حسین ؓ ظلم وستم کے ہاتھوں شہید ہونگے۔ بلکہ حضور اکرم ﷺ نے ان کی شہادت گاہ زمین کربلاء کے متعلق بھی فرمایا دیا تھا۔

☆ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

"ماکنا نشک و اهل البیت متوافرون ان الحسین بن علی یقتل با لطف"

(المستدرک،خصائص کبریٰ)

یعنی ہمیں اور اکثر اہلِ بیت کو اس بات میں کوئی شک وشبہ نہ تھا کہ حسین رضی اللہ عنہ زمین طف کربلا میں شہید ہونگے۔

☆حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بیوی اُم الفضل بنت حارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ میں نے آج رات براخواب دیکھا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض کی وہ بہت سخت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ اُم الفضل نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسم کا ٹکڑا گویا کاٹا گیا ہے اور میری گود میں ہے فرمایا میری بیٹی (سیدہ) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوگا وہ تیری گود میں آئے گا۔(مشکوٰۃ شریف)۔

تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی اور میری گود میں آئے جس طرح آپ نے فرمایا تھا۔

پھر ایک دن آپ کے پاس گئی اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں رکھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد متوجہ ہوئی تو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔ تو میں نے عرض کیا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں کیا بات ہے؟ فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے ہیں اور بتایا ہے۔ کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی۔ میں نے کہا اِس کو آپ نے فرمایا ہاں اور اسکی قتل گاہ کی سرخ مٹی بھی لایا ہے۔(رواہ البیهقی فی دلائل النبوۃ مشکوٰۃ المصابیح)۔

☆اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اخبرنی جبریل ان ابنی الحسین یقتل بعدی بارض الطف و جاءنی بهذه التربة فی خبرنی ان فیها مضجعة".

(صوائق محرقه۔ سر الشهادتیں ص۔ خصائص کبریٰ)

یعنی مجھ کو جبریل امین علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد زمین طف میں قتل کر دیا جائے گا۔ اور جبریل علیہ السلام میرے پاس (اس زمین کی) یہ مٹی لائے ہیں اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ وہی ان کے مدفون ہونے کی جگہ ہے۔

جب یہ مٹی خون ہوجائے: ☆حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ دونوں میرے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے کہ جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا:

"یا محمد ان امتک تقتل ابنک هذا من بعد ک و اومی بیده الی الحسین بتر بة فشمها وقال ریح کرب و بلاہ فبکی رسول الله ﷺ وضعه الی صد ره ثم قال یا ام سلمة اذا تحولت هذه التربته وما فاعلمی ان ابنی قد قتل فجعلتها ام سلمة فی قارورة ثم فعلت تنظر الیها کل یوم و تقول ان یوما تحولین وما لیوم عظیم".

(تہذیب التہذیب خصائص کبری ۲، صواعق محرقہ ص ۱۹۱)

یعنی یا محمد ﷺ بے شک آپ کی امت آپ کے اس بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کے بعد قتل کر دے گی اور آپ کو وہاں کی تھوڑی سی مٹی دی۔ آپ نے اس مٹی کو سونگھا اور فرمایا: اس میں رنج و بلا کی بو ہے۔ پس آپ نے حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے سینہ مبارک سے چمٹا لیا اور گریہ فرمایا: پھر فرمایا اے اُم سلمہ جب یہ مٹی خون ہو جائے تو جان لینا کہ میرا یہ بیٹا قتل ہو گیا۔ اُم سلمہ نے اس مٹی کو بوتل میں رکھ دیا تھا اور ہر روز اس کو دیکھتیں اور فرماتیں جس دن یہ مٹی خون ہو جائے گی وہ دن عظیم ہو گا۔

☆حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور کریم ﷺ نے فرمایا:

" لقد د خل علی البیت ملک لم ید خل قبلها فقال لی ان ابنک هذا حسین مقتول وان شئت اریتک من تربة الا رض التی یتقل بها فا خر ج تربة حمراء".

(البدا یہ النہایہ، خصائص کبری، صواعق محرقہ)

یعنی کہ میرے گھر میں ایک فرشتہ آیا جو اس سے پہلے کبھی میرے پاس نہ آیا تھا تو اس نے مجھ سے کہا کہ آپ کا یہ بیٹا حسین قتل کیا جائے گا۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس زمین کی مٹی دکھاؤں جہاں یہ قتل کیا جائے گا پھر اس نے تھوڑی سی سرخ مٹی نکالی۔

☆حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"ان رسول اللّٰہ ﷺ اضضجع ذات یوم فاتیقظ وهو خاثر وفی ید ہ تربته حمراء یقلبها قلت ما هذه التربته یا رسول اللّٰہ قال اخبر نی جبریل ان هذا یعنی الحسین یقتل بارض العراق و هذه تربتها". (خصائص کبری)۔

یعنی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کروٹ سو رہے تھے کہ اچانک جاگ پڑے اور آپ پریشان و ملول تھے اور آپ کے ہاتھ میں سرخ مٹی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ مٹی کیا ہے؟ فرمایا مجھے جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ یہ حسین رضی اللہ عنہ

عراق کی سرزمین پر قتل کر دیا جائے گا۔اور یہ وہاں کی مٹی ہے۔

☆حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ بارش پر متوکل فرشتہ نے اللہ تعالیٰ سے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دے دی وہ آیا تو حسین ﷛ بھی آپ کی خدمت میں آئے اور آپ کے کندھوں پر چڑھ گئے آپ نے ان سے پیار کیا:

''فقال الملک اتبھه؟ قال نعم! قال ان امتک تقتله و ان شئت اریتک المکان الذی یقتل فیه فضرب بیه ہ فاراہ تراب احمر فاخذته ام سلمة فصرته فی طوف ثوبها قال فکنا نسمع انه یقتل بکر بلاء''.

(خصائص کبری ۲،البدایه والنهاویه،سر الشهادتین ،صواعق محرقه)

یعنی تو فرشتہ نے کہا کیا آپ اس کو محبوب رکھتے ہیں؟ فرمایا ہاں! فرشتہ نے کہا بیشک آپ کی امت اس کو قتل کر دے گی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ مکان دکھا دوں جہاں یہ قتل کر دئے جائیں گے پس اس نے اپنا ہاتھ مارا اور آپ کو سرخ مٹی دکھائی تو وہ مٹی اُم سلمہ نے لے لی اور اپنے کپڑے کے کونے میں باندھ لی۔

راوی فرماتے ہیں ہم سنا کرتے تھے کہ امام حسین ﷛ کربلا میں شہید ہونگے۔

☆حضرت انس بن حارث ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا:

''ان ابنی هذا یعنی الحسین یقتل بارض یقال لها کربلاء فمن شهد ذلک منکم فلینصرة فخرج انس بن الحارث الی کربلاء فقتل بها مع الحسین''.

(خصائص کبری ۲ البدایه والنهایه ص دلائل النبوت ابو نعیم)

یعنی بے شک میرا بیٹا حسین ﷛ قتل کر دیا جائے گا۔اس زمین میں جس کا نام کربلا ہے سو جو شخص تم لوگوں میں سے وہاں موجود ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کی مدد کرے تو انس بن حارث کربلا گئے اور امام حسین ﷛ کے ساتھ شہید ہوئے۔

☆حضرت اُم الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں حضور ﷺ کی خدمت میں امام حسین ﷛ کو لے کر حاضر ہوئی تو میں نے حسین کو آپ کی گود میں رکھ دیا پھر جو میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

”فقل اتانی جبریل فاخبر نی ان امتی ستقتل ابنی هذاو اتانی بتربة من تربته حمراء“.

(خصائص کبری ۲ ،صواعق محرقه سر الشهادتین، المستدرك)

یعنی تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ عنقریب میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی اور انہوں نے مجھے اس زمین کی تھوڑی سی سرخ مٹی دی ہے۔

سیدنا مولا علی کرم الله وجهه الکریم کربلاء سے گذرے تو؟: حضرت یحییٰ حضرمی ﷜ فرماتے ہیں کہ میں سفر صفین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تھا۔

”فلما جاء بی نینوٰی نادی صبر ابا عبد الله بشط الفرات قلت ماذاقال النبی ﷺ قال حدثنی جبریل ان الحسین یقتل بشط الفرات دارانی قبصته من تربة“.

(خصائص کبری ،صواعق محرقه سر الشهادتین تهذیب التهذیب)

یعنی تو جب آپ نینوا کے برابر پہنچے تو آپ نے پکارا اے ابوعبداللہ فرات کے کنارے صبر کرنا میں نے عرض کیا یہ کیا؟ آپ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے جبریل نے بتایا ہے کہ حسین ﷜ فرات کے کنارے قتل ہوگا اور مجھے وہاں کی مٹی دکھائی۔

☆حضرت اصبغ بن بناتہ ﷜ فرماتے ہیں کہ:

” اتنا معلی علی موضع قبر الحسین فقال ههنا منازل رکا بهم وموضع رحالهم وههنا مهراق د مائهم فتیة م آل محمد ﷺ یقتلون بهذه الارضه تبکی علیهم السماء والا رض“.

(خصائص کبری ،سرالشهادتین ،دلائل النبوت ابو نعیم)

یعنی ہم حضرت علی ﷜ کے ساتھ قبر حسین ﷜ کی جگہ پر آئے تو آپ نے فرمایا یہ ان کے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور یہ ان کے کجاوے رکھنے کی جگہ ہے اور یہ ان کے خون بہنے کا مقام ہے کتنے جوان آل محمد ﷺ کے ساتھ کھلے میدان میں قتل کیئے جائیں گے ان پر زمین و آسمان روئیں گے۔

☆ابوعبداللہ الضبی فرماتے ہیں کہ جب علی بن ہرثم جنگ صفین سے واپس آئے تو ہم لوگ ان کو ملنے گئے انہوں نے فرمایا کہ جب ہم امیر المومنین حضرت علی ﷜ کے ساتھ صفین سے واپس آرہے تھے تو ہم نے زمین کربلاء پر حضرت علی ﷜ کے ساتھ نماز فجر ادا کی۔

" ثم اخذ كفا من بعد الخذلا ن فشمه ثم قال اوه اوه تقتل بهذا الغائط قوم يدخلون الجنته بغير حساب".

(تهذیب التهذیب ،البدایه)

یعنی پھر آپ نے مینگنیوں والی زمین سے ایک مٹی خاک لی اور اس کو سونگھا اور فرمایا اوہ اوہ اس زمین پر ایک جماعت قتل ہو گی وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے۔

اسی لئے ہم اہلِ اسلام شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم برپا نہیں کرتے اور نہ ہی انہیں مردہ سمجھتے ہیں بلکہ انہیں قضاوقدر پر تسلیم ورضا کا بلند قدر شہید بلکہ سید شہداء مانتے ہیں۔

ان رویات سے بخوبی علم ہوتا ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیارے نواسے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا علم تھا اور اپنے خاندان بلکہ تمام امت کو ان کی شہادت کی تفصیل حرف بحرف فرمادی۔

مزید تفصیل کے لیے "غایۃ المامول فی علم غیب رسول" کا مطالعہ کریں۔

سعادت ترتیب: محمد فیاض احمد اویسی رضوی۔

﴿مکہ مکرمہ مسجد الحرام سانحہ کئی حجاج شہید﴾

سعودی عرب میں مسلمانوں کے مقدس ترین شہر مکہ معظّمہ کی مسجد الحرام میں کرین گرنے سے ہونے والی ہلاکتوں کی تعداد کم از کم ۱۰۷ ہوگئی۔سعودی سول ڈیفنس نے افسوس ناک واقعہ میں ۱۰۷ ہلاکتوں کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ ۲۳۸ زخمیوں کا مختلف ہسپتالوں میں علاج جاری ہے۔خیال رہے کہ مسجد الحرام کی توسیع کا کام جاری ہے جس کے لیے وہاں تعمیراتی کام کے لیے کرینیں اور بھاری مشینری استعمال کی جارہی ہے، ایک اندازے کے مطابق رواں برس ۳۰ لاکھ افراد حج کے لیے مسجد الحرام آئیں گے۔

۱۱ستمبر جمعۃ المبارک کو شدید طوفان سے علاقے میں کئی درخت اکھڑ گئے جبکہ کرینیں اپنی جگہ سے ہل گئیں۔سلیمان الامر کا کہنا تھا کہ جس وقت حادثہ پیش آیا اس وقت تیز بارش کے ساتھ ۸۳ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا چل رہی تھی. حادثہ سعودی عرب کے مقامی وقت کے مطابق ۵ بج کر ۱۰ منٹ پر پیش آیا اور حادثے کی جگہ پر ۲۰ سے ۳۰ ہزار عازمین حج موجود تھے۔خیال رہے کہ اس سے قبل بھی حج کے موقع پر مختلف حادثات میں حجاج کی ہلاکتیں ہوتی ہیں۔

☆ سال ۲۰۰۶ء میں حج کے دوران منیٰ کے مقام پر بھگدڑ مچنے سے ۳۴۶ حاجی جاں بحق اور ۱۰۰۰ سے زائد زخمی ہوئے تھے۔

☆ ۲۰۰۴ء میں منیٰ ہی میں شیطان کو کنکریاں مارنے کے دوران بھگدڑ مچ گئی تھی جس سے ۲۵۱ حجاج جاں بحق اور ۲۴۴ زخمی ہوئے۔

☆ ۲۰۰۳ء میں بھی جمرات کے مقام پر رمی کے دوران بھگدڑ میں ۱۴ حاجی جاں بحق ہوئے جبکہ ۲۰۰۱ء میں ۳۵ حجاج بھگدڑ مچنے سے جاں بحق ہوئے تھے۔

☆ ۱۹۹۸ء میں جمرات کے پل پر رمی کے دوران بھگدڑ مچ گئی تھی اور ۱۱۸ حاجیوں کچل کر جان سے گئے تھے جبکہ ۱۸۰ زخمی ہوئے تھے۔

☆ ۱۹۹۷ء میں منیٰ کے میدان میں حاجیوں کے خیموں میں آگ بھڑک اٹھی تھی جس سے ۳۴۷ حجاج جاں بحق اور ۱۵۰۰ زخمی ہوئے۔

☆ ۱۹۹۴ء میں شیطان کو کنکریاں مارنے کے دوران منیٰ میں بھگدڑ سے ۲۷۰ حجاج جاں بحق ہوئے تھے۔

☆ ۱۹۹۰ء میں سے بدترین واقعہ پیش آیا تھا جب ۱۴۲۶ حجاج اس وقت جاں بحق ہوئے تھے جب مکہ میں ایک پل گر گیا تھا جبکہ اس میں جاں بحق ہونے والے اکثر حجاج کا تعلق انڈونیشیا، ملائیشیاء اور پاکستان سے تھا۔

☆ ۱۹۷۵ء میں حاجیوں کے خیمے میں ایک گیس سیلنڈر پھٹ گیا تھا جس سے آتش زدگی کے باعث ۲۰۰ افراد جاں بحق ہوئے تھے۔

مسجد الحرام کرین حادثہ، جھکی ہوئی کرینوں کو نظر انداز کر کے غفلت کا مظاہرہ کیا گیا۔ (سکالر)

(روزنامہ پاکستان، ۱۳، ستمبر ۲۰۱۵ء)

مکہ (مانیٹرنگ ڈیسک) مسجد الحرام میں کرین حادثے کی وجہ سے پاکستانیوں سمیت ۱۰۷ افراد شہید ہو گئے ہیں اور اس پر سعودی فرمانروا نے تحقیقات کا حکم بھی دیدیا ہے تاہم اب ایک سعودی سکالر میدان میں آ گیا اور انتظامیہ پر غفلت کا الزام لگاتے ہوئے ذمہ دار قرار دیدیا۔ اسلامہ ورثہ ریسرچ فاؤنڈیشن کے شریک بانی عرفان العلوی نے الزام لگایا گیا ہے کہ حکام نے مسجد کی طرف جھکی ہوئی کرینوں کو نظر انداز کر کے غفلت کا مظاہرہ کیا، انہوں نے ورثے کے بارے میں پرواہ نہیں کی اور نہ ہی صحت اور حفاظت کا خیال رکھا۔ العلوی ان لوگوں میں شامل ہیں جو مقدس مقامات پر

تعمیرات نو کے سخت مخالف ہیں اور ان کا خیال ہے کہ اس سے محمد ﷺ سے وابستہ نشانیاں مسخ کی جا رہی ہیں۔ اس الزام پر سعودی بن لادن گروپ کے انجینئرز کا کہنا تھا کہ نہایت ماہرانہ طریقے سے کرین لگائی گئی تھیں اور کوئی تکنیکی مسئلہ نہیں تھا، یہ خدا کا حکم تھا۔ یاد رہے کہ شدید بارشوں اور تیز ہواؤں کے بعد بن لادن گروپ کے زیر اہتمام کام کرنیوالی کرین گر گئی تھی جس کے نتیجے میں ۱۰۷ افراد شہید اور ۲۳۷ ۱ افراد زخمی ہو گئے۔

شہداء حرم کے لئے دعا کی پرزور اپیل: ۲۷ ذیقعد ۱۴۳۶ھ جمعۃ المبارک کو حرم مکہ شریف میں کرین گرنے سے جو حجاج کرام شہید ہوئے اور سینکڑوں زخمی، قارئین کرام سے التماس ہے کہ شہداء کے رفع درجات اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل اور زخمی کے صحت و عافیت کی خصوصی دعا کریں۔ (ادارہ)۔

زندگی میں کامیاب لوگ رات کو سونے سے پہلے کونسے کام مکمل کرتے ہیں؟

زندگی میں کامیاب لوگ رات کو سونے سے پہلے کونسے کام مکمل کرتے ہیں؟: انسان ہمیشہ کامیاب لوگوں جیسا بننا چاہتا ہے لیکن اگر آپ کو علم ہو جائے کہ کامیاب لوگ رات کو سونے سے پہلے فارغ وقت میں کیا کرتے ہیں تو یقیناً آپ بھی یہ کام کریں گے۔

رات کو کچھ پڑھنا: ہر بڑے آدمی کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ سونے سے قبل کچھ نہ کچھ ضرور پڑھتا ہے کہ اس طرح اس کے علم میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور یہ اس کی تمام زندگی میں اس کے لئے فائدہ مند رہتا ہے۔

رات کو سونے کی دعا ضرور پڑھ کر سویا کریں اور اپنی فیملی کو بھی اسکی تلقین کریں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے ہی نام سے (مرتا) سوتا (اور تیرے ہی نام سے زندہ ہوں گا) سو کر اٹھوں گا۔

اور جب جاگتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ جل جلالہ کے لئے ہیں جس نے موت کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اسی پاک ذات کی طرف قیامت میں لوٹنا ہے۔

(شمائل ترمذی، جلد اول، حدیث نمبر ۲۳۹)

سونے سے پہلے کرنے والے کام: جن برتنوں میں کھانے پینے کی چیزیں ہوں ان کو اچھی طرح ڈھانپ کر رکھ دیں۔

اگر آگ جل رہی ہو یا سلگ رہی ہو تو اس کو بجھا دیں۔ سرمہ دانی اپنے پاس رکھیں اور سوتے وقت سرمہ استعمال کریں۔ بستر پر لیٹنے سے پہلے اس کو اچھی طرح جھاڑ لیں کیونکہ اگر کوئی نقصان دہ چیز ہوگی تو گر جائے گی۔ سونے سے پہلے مسواک کرنا بھی سنت ہے۔ بستر اتنا نرم استعمال نہ کریں کہ صبح کی نماز کیلئے اٹھنے میں دقت پیش آئے۔ داہنی کروٹ پر لیٹ کر دایاں ہاتھ گال کے نیچے رکھ کر سوئیں۔ باوضو ہو کر سونا بھی سنت سے ثابت ہے۔ سوتے وقت تہجد کی نماز کی نیت کر کے سوئیں تو بہت بہتر عمل ہے۔ رات کو اگر کوئی برا خواب آئے تو اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھ کر کروٹ بدل کر سو جائیں۔

کام کی لسٹ بنانا: بین الاقوامی بزنس سپیکر مائیکل کیر کا کہنا ہے کہ کامیاب لوگ سونے سے قبل اگلے دن کے کاموں کی لسٹ پہلے ہی بنا لیتے ہیں تاکہ وہ رات کو پرسکون نیند لے سکیں اور اگلے دن وہ کام نمٹا لیں۔

فیملی کے ساتھ وقت گزارنا: ہر کامیاب انسان کے لئے فیملی کی زندگی اچھا رکھنا فائدہ مند ہوتا ہے اور وہ اپنے بچوں اور بیوی کے ساتھ وقت گزارتے ہیں اور ان کی باتیں سنتے ہیں، انہیں مشورے دیتے ہیں۔ اس طرح ان کی فیملی لائف اچھی گزرتی ہے اور وہ باہر کے کام بہتر طریقے سے کر پاتے ہیں۔

دن بھر کی باتوں پر غور: ایسے افراد سونے سے قبل دن کے معمولات پر غور کرتے ہیں۔ اس طرح انہیں یہ علم ہو جاتا ہے کہ وہ کہاں غلط ہیں اور اگلی بار اس غلطی سے کیسے بچا جا سکتا ہے۔

غور و خوص: کامیاب افراد چیزوں کے بارے میں غور و خوص کرتے ہیں اور سونے سے قبل کم از کم دس منٹ سوچنے میں صرف کرتے ہیں۔

مکمل نیند لینا: یہ ایک انتہائی اہم ضرورت ہے اور اس کے ذریعے آپ دن بھر کے معمولات بہتر طریقے سے کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ کامیاب افراد کے لئے مناسب نیند اہم چیز ہوتی ہے اور وہ اس کے لئے پلاننگ کرتے ہیں۔

کام سے وقتی لاتعلقی: کام کرنا ایک اچھی عادت ہے لیکن ہر وقت کام کو سر پر سوار رکھنے سے منفی رد عمل ہوتا ہے۔ لہذا کامیاب افراد سونے سے قبل اپنے دماغ کو کام سے وقتی طور پر دور کر کے ذہن کو پرسکون کرتے ہیں۔

مثبت سوچ سے سونا: انسان کا اپنی زندگی میں مثبت سوچ رکھنا ضروری ہے کہ اس طرح آگے بڑھنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے۔ منفی خیالات صرف تباہی لے کر آتے ہیں۔ لہذا کامیاب افراد مثبت سوچ کے ساتھ بستر میں جاتے ہیں۔

اگلے دن کی کامیابی: کامیاب افراد کبھی بھی مایوس ذہن کے ساتھ نہیں سوتے، جب وہ بستر میں جاتے ہیں تو اگلے دن کی

کامیابی کی سوچ ان کے ذہن میں ہوتی ہے، اگلے دن جب وہ بیدار ہوتے ہیں تو ان کی سوچ باقی لوگوں سے زیادہ بہتر ہوتی ہے جس کی وجہ سے انہیں کامیابی ملنے کے امکانات روشن ہوتے ہیں۔

﴿عرب خاندان کے لیے قیمتی ہیروں سے سجا دنیا کا مہنگا ترین کیک تیار (بلاتبصرہ)﴾

(ایکسپریس نیوز، ۹ ستمبر ۲۰۱۵ء)

لندن کی مشہور ڈیزائنر کی جانب سے تیار کردہ یہ کیک ایک عرب خاندان کے لیے تیار کیا گیا ہے۔فوٹو فائل:

لندن: ایک عرب خاندان نے اپنے لیے دنیا کے مہنگے ترین کیک کا آرڈر دیا ہے جس کی تیاری میں ۱۱۰۰ گھنٹے صرف ہوئے ہیں اس میں ۴ ہزار قیمتی ہیرے بھی جڑے گئے ہیں۔ برطانوی میڈیا کے مطابق اس کیک کا آرڈر متحدہ عرب امارات کے ایک خاندان نے اپنی بیٹی کی منگنی اور سالگرہ کے لیے دیا۔انہوں نے لندن کی سب سے مہنگی ڈیزائنر سے رابطہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ دنیا کا انوکھا ترین کیک ڈیزائن کریں۔ کیک کی لمبائی چھ فٹ ہے جسے کیٹ واک کے ریمپ کی طرح بنایا گیا ہے جہاں لوگ ماڈلز کو دیکھ سکتے ہیں۔ ہر ماڈل کو کھایا جا سکتا ہے جو میٹھی اشیا اور چاکلیٹ سے تیار کی گئی ہے جبکہ بعض کرداروں کو اصلی ہیرے بھی پہنائے گئے ہیں۔عرب خاندان نے اپنا نام سختی سے صیغہ راز میں رکھنے کی سفارش کی ہے۔بعض کرداروں کے ساتھ خوبصورت ہینڈ بیگ اور اسمارٹ فون بھی بنائے گئے ہیں اور ان کے لباس اور اشیا بھی برانڈڈ طرز پر بنائی گئی ہیں۔ کیک کا مجموعی وزن ۴۵۰ کلوگرام ہے جس پر ۱۲۰ کلوگرام کھائی جانے والی میٹھی اشیا اور ۶۰ کلوگرام چاکلیٹ استعمال کی گئی ہے۔اس میں ۲.۵ قیراط کا گلابی ہیرا، ۶.۴ قیراط کا زرد ہیرا اور ۵ قیراط کے ۱۵ سفید ہیرے جڑے گئے ہیں جن کی مالیت ۳ کروڑ پونڈ ہے جب کہ ایک قیراط یا اس سے زیادہ کے ۴۰۰۰ قیمتی پتھر لگائے گئے ہیں جن میں زمرد اور لعل بھی شامل ہیں۔ اس کیک کی مجموعی مالیت ۸ ارب پاکستانی روپے بتائی جا رہی ہے۔لندن کی مشہور ڈیزائنر ڈیبی ونگم نے یہ کیک تیار کیا ہے جو اس سے قبل دنیا کا سب سے قیمتی لباس بھی ڈیزائن کر چکی ہیں جس کی قیمت ایک کروڑ ۵۱ لاکھ برطانوی پاؤنڈ یا پاکستانی دو ارب روپے تھی۔ وہ قیمتی ہیرے لگی جینز اور دوسرے قیمتی لباس بھی تیار کرتی رہی ہیں۔

﴿تاجدار ختم نبوت کانفرنس﴾

جماعت اہلسنت بہاولپور کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴ ستمبر سوموار کو جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں تاجدار ختم نبوت

کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت پیر طریقت رہبر شریعت صاحبزادہ پیر سید خلیل الرحمٰن شاہ بخاری (عارفوالہ) نے فرمائی جبکہ حضرت علامہ پیرزادہ خورشید احمد شمس القادری (فتح پور کمال)، سند المدرسین حضرت علامہ بشیر احمد فردوسی (حاصلپور) مولانا غلام دستگیر قادری (خیرپور) حضرت مفتی عبدالحمید چشتی (خانیوال) حضرت علامہ قاضی غلام ابوبکر مہروی (بہاولپور) نے تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے اہلسنت کی خدمات میں سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ آخر میں درود وسلام کے ختم خواجگان ہوا اور لنگر نبوی شریف تقسیم ہوا۔ (ادارہ)۔

﴿مدینہ منورہ کی مسجد المصبح یا مسجد مصباح﴾

آج مدینہ منورہ میں شوال المکرم (۱۴۳۶ھ) ۷ تاریخ ہے جبکہ جولائی (۲۰۱۵ء) کی ۲۴ ہے، جمعۃ المبارک کا دن صبح فجر کے وقت ہم مدینہ منورہ کے اہم مقامات کی زیارت کیلئے روانہ ہوئے۔ قباء کے علاقہ میں ہم پہنچے تو ڈاکٹر عبدالستار سندھی اپنی گاڑی ایک گلی میں لے گئے کہا کہ آپ کو مسجد المصبح .یا مسجد مصباح کی زیارت کراؤں۔ یہ مسجد شریف مسجد قباء کے جنوب مغرب میں محلّہ کے اندر واقع ہے۔ اب تو صرف مسجد کے نشانات ہیں نہ چھت ہے نہ درو دیوار بس آثار ہیں کوئی واقف آدمی ہی آپ کو اس مسجد کی زیارت کر سکے گا۔ اس کی تاریخی حیثیت کے متعلق علامہ غلام شبیر المدنی نے معلومات فراہم کی جو قارئین کرام کی نذر ہیں۔

حضرت طلحہ البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابی کی عیادت کے لیے تشریف لاتے رہے۔ اسی دوران آپ نے جہاں نمازیں ادا فرمائی بنو انیف نے ایک مسجد بنالی اس مسجد کا نام مسجد بنی انیف یا مسجد المصبح۔ مسجد المصباح کہنے کے متعلق بعض اہل سیر کہتے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے وقت یہاں صبح کے وقت پہنچے تھے اس لیے اس کو مسجد المصبح کہتے ہیں۔ بعض اسکو مسجد مصباح کہتے ہیں۔ عربی میں مصباح کے معنیٰ (دیا) لیمپ (لالٹین) قندیل یا روشنی کے ہوتے ہیں۔ حضرت طلحہ بن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسلام لانے کا ذکر سیرت کی کتب میں ملتا ہے جو ذوق سے خالی نہیں۔

جب آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرما کر تشریف لائے تو لوگ ہر طرف سے زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ ایک نوجوان طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی دوڑ پڑے۔ نزدیک پہنچتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گے، بے خودی کے عالم میں آپ کے مبارک ہاتھوں کو بوسے دینے لگے۔ پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے جس کام کا حکم فرمائیں گے، بجالاؤں گا۔ ہرگز کسی بات میں بھی آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

حضرت طلحہ بن براءرضی اللہ عنہ اس وقت بالکل نوجوان تھے۔ اس نوعمری میں ان کے جملے سن کر، ان کی جرات دیکھ کر آپ مسکرائے اور امتحان کے طور پر فرمایا: جاؤ اپنے باپ کو قتل کر آؤ حضرت طلحہ جیسے تیار ہی کھڑے تھے۔ فوراً آپ کے ارشاد کی تعمیل کے لیے چل پڑے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روک لیا، فرمایا: یہ صرف آزمائش تھی۔ مجھے اللہ تعالی نے رشتے داروں سے تعلقات توڑنے کے لیے نہیں بھیجا۔ یہ حضرت طلحہ بن براءرضی اللہ عنہ کی آپ سے پہلی ملاقات تھی۔

آخری ملاقات: کچھ عرصہ بعد یہ بیمار ہو گئے اور اتنے بیمار ہوئے کہ بچنے کی امید نہ رہی۔ آخری دنوں میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم ان سے ملنے کے تشریف لائے۔ آپ نے دیکھا، ان کا وفادار خادم بستر مرگ پر ہے، دنیا سے رخصت ہونے کے لیے تیار ہے جب حضرت طلحہ بن براءرضی اللہ عنہ نے دیکھا، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھنے کے لیے آئے ہیں تو انہیں اپنی خوش نصیبی میں کوئی شک نہ رہ گیا۔

آپ جب ان سے رخصت ہونے لگے تو فرمایا: طلحہ پر موت کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں، اب یہ زندہ نہیں رہیں گے۔ جب ان کا انتقال ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دینا، تاکہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھ سکوں۔ یہ فرما کر آپ مدنیہ شہر واپس تشریف لائے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھر مدنیہ منورہ سے تین میل دور مسجد قبا کے کے اطراف میں تھا۔ راستے میں یہودی آباد تھے۔ رات ہوئی تو ان کا آخری وقت آ پہنچا۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت کا اندازہ لگایئے، ایسی حالت میں اپنے مرنے کا غم، نہ عزیز و اقارب کی جدائی کا رنج، خیال آیا تو صرف اپنے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فکرمند ہوئے تو آپ کے لیے مرنے سے پہلے ہوش میں آئے تو فرمایا۔ دیکھنا جب میں مر جاؤں تو تم لوگ خود ہی نمازہ جنازہ پڑھ کر مجھے دفن کر دینا، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ کرنا، رات کا وقت ہے، میرا گھر مدینے سے دور ہے، راستے میں یہودی آباد ہیں۔ ایسا نہ ہو، انہیں آپ کی آمد کی خبر ہو جائے اور رات کی تاریکی میں وہ کوئی شرارت کر بیٹھیں اور میری وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف پہنچے۔ یہ تھی ان کی خواہش، حالانکہ دیکھا جائے تو ایک سچے مسلمان کی اس سے بڑھ کر اور کیا آرزو ہو سکتی ہے کہ حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھائیں، اس کے لیے دعا کریں۔ لیکن ان کی آپ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ کو اطلاع دینے سے اپنے اہلِ خانہ کو روک دیا تا کہ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ اسی رات طلحہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انصار نے ان کی وصیت پر عمل کیا اور کفن دفن کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کی وفات کی اور وصیت کی خبر دی۔ آپ بعض صحابہ کو ساتھ لے کر ان کی قبر پر تشریف لائے اور نمازِ جنازہ

ادا فرمائی اس سے بڑھ کر طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کی کیا خوش نصیبی ہوگی کا دین و دنیا کے سرداران کے لیے دعا فرما رہے تھے۔آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے جو دعا فرمائی، اس وقت تک کسی صحابی کے لیے ان الفاظ میں دعا نہیں فرمائی تھی۔آپ نے فرمایا: ''اے اللہ طلحہ سے ایسی حالت میں ملنا کہ تو اسے دیکھ کر خوش ہو اور وہ تجھے دیکھ کر مسکرائے۔

☆بہاولپور کے معروف روحانی شخصیت علامہ پروفیسر پیر منشا علی نقشبندی جماعتی مدظلہ کی اہلیہ محترمہ ۳ ستمبر 2015 بقضائے الٰہی انتقال فرما گئی ہے۔(دعائے مغفرت کی اپیل)۔

☆جماعت اہلسنت کراچی کے امیر ممتاز عالم دین علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کی اہلیہ محترمہ حضرت علامہ مفتی قاری مصلح الدین قادری کی صاحبزادی کا ۲ ستمبر ۲۰۱۵ کو انتقال ہوگیا۔

☆میلاد مصطفیٰ کمیٹی بہاولپور کے خازن سید محمد سلیم شاہ صاحب کے جواں سال صاحبزادے اللہ کو پیارے ہوئے۔

☆حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کے مخلص ساتھی ڈاکٹر محمد صدیق پہلوان (ون یونٹ کالونی بہاولپور) گذشتہ ماہ فوت ہوئے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔(آمین)۔

﴿فضل یزدان درفضائل ومسائل عیدقربان﴾

یہ حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی تقریر کا خلاصہ ہے جو آپ نے ۱۳۸۰ھ میں عید الضحیٰ کے موقعہ پر جامع سیرانی بہاولپور فرمائی سن ۱۳۸۱ھ میں مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور نے شائع کیا اب ۵۵ سال بعد حال ہی میں ادارہ اتحاد اہلسنت نے بہت ہی خوبصورت انداز میں شائع کیا۔صرف ۲۰ روپے کا ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ: تحریک اتحاد اہلسنت میزنائن فلور داتا اپارٹمنٹ پولیس چوکی کھارادر (باب المدینہ) کراچی۔

☆......☆......☆......☆